REGD. No: L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ تار کا پتہ:- ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

یوم جمعہ — روزنامہ

الفضل ربوہ

فی پرچہ ایک آنہ (۶ نئے پیسے)

۲۵ ربیع الثانی ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۰/۱۵ | ۶ اخاء ۱۳۴۰ ہش | ۶ اکتوبر ۱۹۶۱ء | نمبر ۲۳۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۵ اکتوبر بوقت ۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو ضعف کی شکایت رہی۔ مغرب کے قریب اسہال کی تکلیف شروع ہوگئی جو دو تین گھنٹے تک رہی۔ جس کے باعث کافی ضعف رہا۔

رات نیند آگئی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی اور کام والی لمبی زندگی کے لئے زور و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

پاکستانی قبائل نے باجوڑ کے علاقہ میں ایک اور افغان حملہ ناکام بنا دیا

افغان لشکری اپنے مردہ ساتھیوں کی لاشوں اور زخمیوں کو میدان میں چھوڑ کر بھاگ گئے

پشاور ۵ اکتوبر۔ پاکستان کے قبائلی باشندوں نے باجوڑ کے علاقہ میں افغان لشکریوں کا ایک اور حملہ پسپا کر دیا ہے۔ افغان لشکری ایک زبردست جھڑپ کے بعد اپنے بیسیوں مردہ ساتھیوں کی لاشوں کے علاوہ زخمیوں کو بھی میدان میں چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اس جھڑپ میں پاکستان کے دو قبائلی باشندوں کو معمولی زخم آئے۔ افغان لشکری سفید کپڑوں میں ملبوس رات کے وقت باجوڑ کے علاقہ میں داخل ہوئے۔ اور ایسے راستہ سے جنہیں عام طور پر استعمال نہیں کیا جاتا۔ دریگل اور تنگی کی طرف بڑھنے لگے۔ افغان لشکریوں کے سرحدی علاقہ میں داخلہ کی اطلاع ملنے کے بعد قبائلی علاقہ کے پاکستانی باشندے حملہ آوروں کے مقابلہ کے لئے جمع ہوگئے اور انہوں نے دو قبائلی سرداروں ملک عبدالحلیم مہمند اور ملک خان زادہ کی قیادت میں منظم ہو کر افغان لشکریوں پر ہلہ بول دیا۔ افغانوں نے مقابلہ کی کوشش کی۔ لیکن ایک زبردست جھڑپ میں ان کے بیسیوں آدمی ہلاک اور زخمی ہوگئے۔ افغان لشکری اپنے زخمی ساتھیوں اور ہلاک ہونے والوں کی لاشیں بھی چھوڑ کر فرار ہوگئے۔

سال رواں کے دوران باجوڑ کے علاقہ میں افغان لشکریوں کا یہ تیسرا حملہ تھا۔ اس سے پہلے دو حملے سال رواں کے آغاز میں کئے گئے تھے۔ (بشارتی)

شام کے تمام شہروں میں کرفیو کی پابندیاں ختم کر دی گئیں

ناروے میں عرب جمہوریہ کے سفیر نے استعفا دیدیا۔ شامی حکومت کی حمایت کا اعلان

دمشق ۵ اکتوبر۔ شامی حکومت کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کچھ افراد کو سرحد عبور کرتے ہوئے گرفتار کیا گیا۔ مصری باشندوں کو شام سے چلے جانے پر مجبور نہیں کیا جا رہا۔ بلکہ ان کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ پولیس کے پاس اپنے نام رجسٹر کرائیں۔

شام کے تمام علاقوں میں کرفیو کی پابندی ختم کر دی گئی ہے۔ شام میں حالات معمول پر ہیں۔

ناروے میں متحدہ عرب جمہوریہ کے سفیر نے اپنے عہدے سے استعفاء دے دیا ہے۔ اور شامی حکومت کی مکمل حمایت کا اعلان کیا ہے۔ شامی حکومت نے مصری عوام کے نام ایک نشری پروگرام میں یہ توقع ظاہر کی ہے کہ وہ جلد ہی پنجۂ استبداد سے آزاد ہو جائیں گے۔ شام کے ایک سابق وزیر اعظم اور شامی کمیونسٹ پارٹی نے انقلاب کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔

م تعلقات کے خاتمہ کے بعد افغان لشکریوں کا یہ پہلا حملہ ہے جو انہوں نے باجوڑ کے علاقہ میں کیا ہے۔

کینیڈی گرومیکو ملاقات جمعہ کو ہوگی

واشنگٹن ۵ اکتوبر۔ وائٹ ہاؤس سے اعلان کیا گیا ہے کہ صدر کینیڈی اور وزیر خارجہ روس گرومیکو کی ملاقات جمعہ ۶ اکتوبر کو ہوگی۔

ربوہ اور وائی ایم سی اے (انڈیا) کا باسکٹ بال میچ

رسم افتتاح جناب ملک سعید احمد خان صاحب ڈی آئی جی پولیس سرگودھا ادا فرمائیں گے

ربوہ — قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے کہ وائی ایم سی اے (انڈیا) کی باسکٹ بال ٹیم آج مورخہ ۶ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو ربوہ آرہی ہے۔ ۴½ بجے شام تعلیم الاسلام کالج باسکٹ بال کورٹ میں ربوہ کی منتخب ٹیم اور مہمان ٹیم کے درمیان میچ کھیلا جائے گا۔ محترم ملک سعید احمد خان صاحب ڈی آئی جی پولیس سرگودھا ۴½ بجے شام میچ کا افتتاح فرمائیں گے۔ جو احباب میچ دیکھنے کے خواہشمند ہوں وہ ۴½ بجے سے قبل اپنی نشستوں پر تشریف فرما ہو جائیں۔ تاکہ وہ افتتاح کی تقریب میں بھی شمولیت فرما سکیں۔

ربوہ کی منتخب ٹیم کے اراکین کے اسماء یہ ہیں:-

(۱) لطیف احمد (۲) خالد تاج (۳) حمید احمد (۴) طارق باجوہ (۵) ظہور احمد چوہدری (۶) سلطان احمد تحریکی (۷) نصیر احمد بندا (۸) سراج الحق قریشی (۹) مجید احمد (۱۰) جعفر علی شاہ اور (۱۱) اصغر علی قال (نامہ نگار)

تعلیم الاسلام کالج باسکٹ بال کلب کی نمایاں خدمات کا اعتراف

پاکستان باسکٹ بال فیڈریشن کیطرف سے گراں قدر عطیہ

ربوہ — یہ خبر مسرت سے سنی جائے گی کہ پاکستان باسکٹ بال فیڈریشن نے تعلیم الاسلام کالج باسکٹ بال کلب کی نمایاں خدمات کے پیش نظر سال رواں کے لئے کلب کو پانچ صد روپے مرحمت فرمائے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ پاکستان کی بعض مشہور کلبوں نے گرانٹ کے لئے درخواست کی تھی۔ لیکن فیڈریشن نے ہمارے کلب کے درخواست نہ کرنے کے باوجود یہ گرانٹ عطا کی۔ اور خیال ظاہر کیا کہ اگر پاکستان کی کوئی باسکٹ بال کلب عطیہ کی مستحق ہے۔ تو تعلیم الاسلام کالج باسکٹ بال کلب اپنی گوناگوں خدمات کی وجہ سے اول نمبر پر ہے۔ گرانٹ کی یہ رقم تعلیم الاسلام کالج کو موصول ہو چکی ہے۔ (نامہ نگار)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ اکتوبر ۱۹۶۱ء

اصل چیز حقیقی عبادت ہے

اس زمانے میں جو برائیاں پیدا ہو گئی ہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک ایک کر کے ان سب کا احتساب فرمایا ہے اور ہر ہر خرابی پر انگلی رکھ کر بتایا ہے۔ کہ یہاں خرابی ہے اس کو دور کرنا چاہیئے جہاں آپ نے اہل علم حضرات کی غلطیوں کی نشاندہی کی ہے اور اس کا علاج بتایا ہے۔ وہاں آپ نے نام نہاد صوفیوں اور پیروں کی حرکات کا بھی جائزہ لیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"بڑے بڑے صوفیوں سجادہ نشینوں نے اپنا کمال اس میں سمجھ رکھا ہے کہ کچھ لمبے چوڑے وظائف اور اذکار واشغال خود ہی تجویز کر لیتے ہیں اور ان میں پڑ کر اصل کو بھی کھو بیٹھے ہیں۔ پھر بڑے سے بڑا کام کیا تو یہ کر لیا۔ کہ چلہ کرتے ہیں کچھ چوسا لقے سے جاتے ہیں۔ ایک آدمی مقرر کر لیتے ہیں جو دودھ یا کوئی اور چیز پہنچاتا ہے۔ ایک تنگ و تاریک گندی سی کوٹھڑی یا غار ہوتی ہے اور اس میں پڑے رہتے ہیں۔ خدا جانے وہ اس میں کس طرح رہتے ہیں۔ پھر بڑی بڑی حالتوں میں باہر نکلتے ہیں۔ یہ اسلام رہ گیا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ان چلہ کشیوں سے اسلام اور مسلمانوں یا عام لوگوں کو کیا فائدہ پہنچتا ہے۔ اور ان میں اخلاق میں کیا ترقی ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم ص۹۵)

ذیل میں ہم ہفتہ وار صدق جدید لکھنؤ سے ایک مراسلہ بعینہٖ نقل کرتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوگا۔ کہ ایسے مراقبوں اور وظائف کا کیا نتیجہ ہوتا ہے فہو ھذا

"(ایک دیندار صاحب علم کا مکتوب)

۔۔۔۔ اس وقت ایک مصیبت میں گرفتار ہوں۔ برائے خدا اس مصیبت سے نجات کی کوئی سبیل بتائیں۔ میں عرصہ سے بعد نماز عشاء یہ تصور تھوڑی دیر کرتا رہا ہوں کہ گویا میرا انتقال ہو گیا ہے۔ اور مجھے نہلا کر قبر میں دفنا دیا گیا ہے۔ اور وہاں منکر نکیر کا سوال و جواب درپیش ہے یہ مراقبہ ایک عرصہ سے کرتا آرہا ہوں۔ جس سے مجھے یہ فائدہ ہوا کہ دن رات میں ہر ایک فعل میں جوابدہی بدرگاہ خداوندی کا احساس ہو جاتا ہے۔ اور یہ میں نے حضرت تھانوی قدس سرہٗ کے کسی وعظ میں دیکھ کر شروع کیا تھا۔

اب دو چار ماہ سے ایک عجیب حالت و کیفیت سے دوچار ہوں۔ وہ یہ کہ اب ہمہ وقت یہ خیال مستولی رہتا ہے کہ مجھے نہلا کر جب قبر میں رکھا جائیگا۔ تو ہو سکتا ہے میں مرا نہ ہوں بلکہ سکتہ ہو گیا ہو۔ اور لوگوں نے مجھے مردہ سمجھ کر زندہ دفن کر دیا۔ اس کے بعد جب مجھے ہوش آئے گا تو پھر قبر کے اندر میں کیسے تڑپ تڑپ کر پھڑک پھڑک کر مروں گا۔ خواب بھی زیادہ تر اسی کا دیکھتا رہتا ہوں کہ مجھے زندہ دفن کر دیا گیا ہے۔ اور میں قبر کے اندر تڑپ رہا ہوں کہ یکایک سانس بند ہو جاتی ہے اور بیدار ہو جاتا ہوں۔ بیداری کے بعد سانس رکتی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور کچھ دیر بعد اپنے معمول پر آتی ہے۔

جب سے یہ حالت شروع ہوئی ہے۔ تو اگرچہ وہ مراقبہ بند کر دیا ہے۔ لیکن یہ حالت زائل نہیں ہوئی۔ بلکہ اب اسی قسم کے خیال آجاتے ہیں۔ کہ زندہ دفن ہو جانے کا سدباب ایسے ہو سکتا ہے۔ کہ زہر یا گولی سے خودکشی کر لی جائے۔ تاکہ در اصل مردہ ہو کر دفن کیا جاؤں۔ اگرچہ میں اس خیال پر لاحول پڑھتا ہوں کہ یہ تو حرام موت ہوئی خسر الدنیا والاخرۃ کا ایسی صورت میں مصداق ہو جاؤنگا۔ مگر ایسے خیالات برابر آکر ستاتے رہتے ہیں۔ بلکہ اب پڑھنے لکھنے کے دوران میں بھی یہ خیالات آکر کام سے کچھ دیر کے لئے معطل کر دیتے ہیں، بہت ہی پریشان ہوں۔ میری مدد فرمایئے۔ اپنی عقیدت و محبت کی وجہ سے یہ زحمت آپ کو دے رہا ہوں پہلے میں خود ہی ٹالتا رہا ہوں۔ لیکن کوئی فرق محسوس نہیں ہوا۔ اب آپ ہی مداوا فرمائیں۔"

(صدق جدید لکھنؤ ۲۲ ستمبر ۱۹۶۱ء ص۵)

اس مراسلہ کو غور سے پڑھیئے اور دیکھئے کہ مسلمانوں میں کیا کیا غیر اسلامی قسم کی باتیں در آئی ہوئی ہیں۔ جو کچھ ان دوست پر گزر رہی ہے وہ ان کے اپنے عمل کا قدرتی نتیجہ ہے۔ اسلام ایسے تصورات جمانے کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ اسلام تو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کا مطالبہ کرتا ہے اور اسلام نے اس کے طریق بتا دیئے ہیں۔ کلمہ طیبہ کا زبانی اقرار و دلی تصدیق۔ نماز۔ روزہ۔ حج زکوٰۃ۔ پانچ ارکان اسلام کے ہیں جو اسلامی عبادت کو پیش کرتے ہیں۔ کلمہ طیبہ پر زبان سے اقرار اور دلی تصدیق ایمان کی جڑ ہے۔ اس کے بعد ضروری ہے کہ ایک مسلمان ان چار طریقوں سے اللہ تعالیٰ کی عبادت بجا لائے۔ جو اوپر بتائے گئے ہیں۔ نماز ادا کرنے کا طریق اور اس میں جو دعائیں پڑھی جاتی ہیں۔ ان کا تعین کر دیا گیا ہے۔ صرف یہ ہدایت ہے کہ نماز پڑھتے وقت انسان یہ تصور کرے۔ کہ میں اللہ تعالیٰ کو دیکھتا ہوں۔ اگر وہ ایسا نہ کر سکے۔ تو کم از کم یہ تصور ضروری ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو دیکھ رہا ہے باقی خاص حالتوں میں اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا چاہتا ہے۔ تو وہ کر سکتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ناموں اور صفات کا ورد بھی جائز ہے۔ اگرچہ مقرر کا ورد ٹھیک نہیں۔ لیکن اسلام بہشت و دوزخ یا قبر یا کسی اور بعد الموت حالت کے تصور کی اجازت نہیں دیتا۔ یہ حقیقت میں بت پرستی ہے۔ بت پرستی دنیا میں بڑی حد تک اسی طرح شروع ہوئی ہے۔ بعض پنڈتوں اور پادریوں نے ماسوا اللہ کا تصور قائم کرنے کی مشق شروع کی مثلاً کچھی یا یسوع مسیح کا تصور باندھا۔ اور مشق شروع کر دی۔ انسانی ذہن کی ساخت ایسی ہے کہ جس طرح اس کو لگایا جائے روز بروز اسی قسم کے نقوش اس پر گہرے سے گہرے ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اور جس چیز کا تصور باندھا جاتا ہے۔ وہ متمثل ہوتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ اس کے بعد لوگ اس تصور کے مطابق مٹی۔ پتھر یا نقوش کے ذریعہ بت بنا لیتے ہیں۔ بعض دفعہ بت پہلے بنایا جاتا ہے یا تصویر کھینچی جاتی ہے۔ اور اس کو سامنے رکھ کر تصور جمانے کی مشق کی جاتی ہے۔ اس سے ذہن میں ایک رجحان یا قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ جو در اصل عادتی ہوتی ہے اور جب مشق بڑھ جاتی ہے۔ تو پھر وہ بت یا تصویر تصور کرنے سے آنکھوں کے سامنے حاضر ہو جاتی ہے۔ خواہ وہ فی الحقیقت سامنے موجود ہو یا نہ ہو۔

علم مسمریزم یا ہپناٹزم کی بنیاد اسی ذہنی قوت پر ہے۔ بعض آدمیوں میں یہ قوت خاص حد تک بڑھ جاتی ہے۔ اور وہ اس قوت کے بل پر شعبدے دکھا سکتے ہیں لیکن یہ قوت چونکہ انسانی ذہن سے تعلق رکھتی ہے۔ انسانی ذہن کی حالتوں کے ساتھ اس کے اثر میں بھی کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ اس لئے اس قوت کی جڑ ناپائیدار ہوتی ہے۔ اور اس سے کوئی پائیدار فائدہ نہیں ہوتا۔

مگر یہ قوت انسان میں بے فائدہ نہیں ہے اسی قوت کی وجہ سے ہم بعض نہایت اہم فیصلے کرتے ہیں۔ کیونکہ اس کی مدد سے ہم منزل مقصود

(باقی دیکھیں ص۴ پر)

ایسے دیوانے پہ فرزانے نثار

چشم مستانہ پہ خمخانے نثار
جام قرباں اور پیمانے نثار

شیخ کے ہاتھوں ہوئے زنار پر
سینکڑوں تسبیح کے دانے نثار

شمع ہے تو ہم ہیں پروانے ترے
شمع پر ہوتے ہیں پروانے نثار

ایک سادہ سی حقیقت پر ہزار
استعارے لاکھ افسانے نثار

ہے تو یہ تنویر دیوانہ مگر
ایسے دیوانے پہ فرزانے نثار

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

اپنے مقصد کی برتری اور کامیابی پر پورا یقین پیدا کرو

جب کوئی شخص اس یقین سے لبریز ہو جائے تو اس کے اندر کام کی غیر معمولی طاقت اور قوت پیدا ہو جاتی ہے

فرمودہ ۵ جون ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

(قسط نمبر ۲)

یہ قدرتی بات ہے کہ جب کوئی شخص کسی کام کے متعلق یہ سمجھ لے کہ یہ میں نے ہی کرنا ہے تو اس کے اندر بیداری پیدا ہو جاتی ہے عام طور پر ہماری جماعت کے

لوگوں کا طریق ہے

کہ وہ ایک دوسرے کو دعا کے لئے کہتے رہتے ہیں ان میں سے بعض تو سنجیدگی کے ساتھ اور ضرورتاً کہتے ہیں اور بعض عادتاً کہہ جاتے ہیں اور پھر جن کو دعا کے لئے کہا جاتا ہے وہ بھی ان دونوں پہلوؤں کو لیتے ہیں جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ مجھ کو جو دعا کے لئے کہا گیا ہے یہ ضرورتاً اور سنجیدگی کے ساتھ نہیں کہا گیا تو وہ دعا نہیں کرتا اور بھول جاتا ہے لیکن جو شخص دعا کی درخواست کرنے والے کے متعلق یہ سمجھتا ہے کہ اس کو واقعی کوئی مصیبت درپیش تھی اور اس نے میری دعا کی قبولیت پر یقین رکھتے ہوئے مجھ سے دعا کی درخواست کی ہے وہ ضرور دعا کرتا ہے اور ایسی دعا ہی اللہ تعالیٰ کے حضور قبول ہوتی ہے مثلاً مجھے

اپنا ایک واقعہ یاد ہے

کہ ۱۹۱۸-۱۹۱۷ء میں ڈاکٹر مطلوب خاں صاحب انگریزی فوج میں بھرتی ہو کر بغداد گئے انکے بھائی نذیر احمد صاحب یہاں تھے وہ ہمارے چھوٹے بھائی میاں شریف احمد صاحب کے ساتھ پڑھتے رہے تھے۔ ان دنوں ہمارا طریق تھا کہ ہم حضرت اماں جان مدظلہا العالی کے ساتھ شام کا کھانا کھایا کرتے تھے ایک دن ہم کھانا کھا رہے تھے تو عزیزم میاں شریف احمد صاحب نے مجھے بتایا کہ انہیں نذیر احمد صاحب نے بتایا ہے کہ ان کے بھائی ڈاکٹر مطلوب خاں صاحب مارے گئے ہیں اور یہ خبر ان کو گورنمنٹ کی طرف سے ملی ہے اس سے کچھ دن پیشتر انہی ڈاکٹر صاحب کی والدہ اور والد صاحب یہاں آئے تھے اور میں نے ان دونو کو دیکھا تھا وہ دونو بہت ضعیف تھے

اور عجیب بات یہ ہے

کہ میں یہ سمجھتا تھا کہ ڈاکٹر صاحب ان کے اکلوتے بیٹے ہیں حالانکہ وہ سات بھائی تھے جب میں نے ان کے مارے جانے کی خبر سنی تو مجھے ان کے بوڑھے والدین کا خیال کر کے بہت صدمہ ہوا اور میں نے خیال کیا کہ ان بے چاروں کا وہی ایک بیٹا بڑھاپے کا سہارا تھا اب ان کا کیا حال ہوگا چنانچہ جب میں عشاء کی نماز کے بعد بیت الدعا میں سنتیں پڑھنے کے لئے گیا تو نہایت جوش اور رقت کے ساتھ میرے منہ سے بار بار یہ الفاظ نکلنے لگے کہ الٰہی ڈاکٹر مطلوب خاں زندہ ہو جائیں مگر پھر میرے دل میں خیال آتا کہ ہمارا تو یہ عقیدہ ہی نہیں کہ کوئی شخص ایک دفعہ مر کر دوبارہ زندہ ہو جائے مگر اس خیال کے آنے کے بعد بھی میرے منہ سے بے اختیار یہ دعا نکل جاتی کہ الٰہی ڈاکٹر مطلوب خاں صاحب زندہ ہو جائیں اور یہ دعا برابر میرے منہ سے نکلتی رہی۔ رات کو جب میں سویا تو

میں نے رؤیا میں دیکھا

کہ ڈاکٹر مطلوب خانصاحب مجھے ملے ہیں اور انہوں نے تین چار دن پہلے کی تاریخ بتا کر کہا کہ میں زندہ ہوں میں نے دوسرے دن کھانا کھاتے وقت یہ خواب میاں شریف احمد صاحب کو سنائی اور ساتھ ہی کہا یہ خواب ہے تو سچی کیونکہ میرا دل گواہی دیتا ہے کہ یہ خواب سچی ہے مگر میں واقعات کو کیا کروں مرے ہوئے آدمی تو زندہ نہیں ہو سکتے اور اس کی کوئی اور تعبیر سمجھ میں نہیں آتی میاں شریف احمد صاحب نے میری یہ خواب نذیر احمد صاحب کو سنائی وہ بھی اس پر حیران ہوئے لیکن دوسرے ہی دن نذیر احمد صاحب نے بتایا کہ ڈاکٹر مطلوب خانصاحب کی تار آئی ہے کہ میں صحیح سلامت ہوں۔ یہ سنکر سب حیران رہ گئے کہ گورنمنٹ تو اطلاع دے رہی ہے کہ مطلوب خان فوت ہو چکا ہے اور خود مطلوب خان صاحب تار دیتے ہیں کہ میں زندہ ہوں

اصل بات یہ تھی

کہ ڈاکٹر مطلوب خانصاحب ایک لڑائی میں شامل ہوئے اور اسی حملہ میں ایک ڈاکٹر کی لاش ملی وہ ڈاکٹر تو سکھ تھا مگر اس کی داڑھی کی وجہ سے انہوں نے سمجھا کہ یہ ڈاکٹر مطلوب خاں کی لاش ہے اور چونکہ لاش کا چہرہ بالکل پہچاننے کے قابل نہ رہ گیا تھا اور پھر وہاں ڈاکٹر مطلوب خانصاحب ہی معروف تھے اس لئے سمجھ لیا گیا کہ وہ مارے گئے ہیں اور گورنمنٹ نے ان کے مرنے کی خبر بھی دے دی در حقیقت مطلوب خانصاحب کو دشمن قید کر کے لے گئے تھے اور جب اتحادیوں کے ہوائی جہازوں نے دشمن پر بمباری کی تو دشمن میں افراتفری پھیل گئی اور یہ کسی طرح بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ پس دعا کے لئے درد دل کا ہونا ضروری ہے۔ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے کسی نے پوچھا کہ آپ کے دل میں سب سے بڑھ کر کس شخص کیلئے دعا کرنے کے لئے جوش پیدا ہوتا ہے انہوں نے فرمایا جو شخص میرے پاس آ کر یہ کہے کہ میرا آپ کے سوا اور کوئی نہیں ہے اس کے لئے میرے دل میں بہت جوش پیدا ہوتا ہے۔ پس جو آ کر کہتا ہے کہ میرا تمہارے سوا اور کوئی نہیں اس کے لئے دل میں درد پیدا ہو جاتا ہے مثلاً جب میں نے ڈاکٹر صاحب کی وفات کی خبر سنی تو مجھے ان کے بوڑھے والدین کا خیال کر کے سخت صدمہ ہوا اور میں نے خیال کیا کہ ان کا میرے سوا کوئی نہیں رہا اس لئے اس قدر درد اور سوز کے ساتھ میرے دل سے دعائیں نکلیں کہ اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر صاحب کو صحیح سلامت رکھ لیا۔ پس کسی مقصد کیلئے یہ جان لینا ضروری ہوتا ہے کہ یہ کام صرف میں نے ہی سرانجام دینا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے مرسل جب آتے ہیں

اس وقت ہر شخص جو ان کی جماعت میں داخل ہوتا ہے یہ سمجھتا ہے کہ دین کا کام میرے سوا اور کسی نے نہیں کرنا۔ جب وہ یہ سمجھ لے تو وہ اس کی انجام دہی کے لئے اپنی ساری قوتیں صرف کر دیتا ہے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ وہ مجنون بن جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب فوت ہوئے تو میں نے اس قسم کی آوازیں سنیں کہ آپؑ کی وفات بے وقت ہوئی ہے ایسا کہنے والے یہ تو نہیں کہتے تھے کہ نعوذ باللہ آپؑ جھوٹے ہیں مگر یہ کہتے تھے کہ آپؑ کی وفات ایسے وقت میں ہوئی ہے جبکہ آپؑ نے خدا تعالیٰ کا پیغام اچھی طرح نہیں پہنچایا اور پھر آپؑ کی بعض پیشگوئیاں بھی پوری نہیں ہوئیں میری عمر اس وقت انیس سال کی تھی میں نے جب اس قسم کے فقرات سنے تو میں

آپؑ کی لاش کے سرہانے

جا کر کھڑا ہو گیا اور میں نے خدا تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے دعا کی کہ اے خدا یہ تیرا محبوب تھا جب تک یہ زندہ رہا اس نے تیرے دین کے قیام کے لئے بے انتہا قربانیاں کیں اب جبکہ اس کو تو نے اپنے پاس بلا لیا ہے لوگ کہہ رہے ہیں کہ اس کی وفات بے وقت ہوئی ہے ممکن ہے ایسا کہنے والوں یا ان کے باقی ساتھیوں کے لئے اس قسم کی باتیں ٹھوکر کا موجب ہوں اور جماعت کا شیرازہ بکھر جائے اس لئے اے خدا

میں تجھ سے یہ عہد کرتا ہوں

کہ اگر ساری جماعت بھی تیرے دین سے پھر جائے تو میں اس کے لئے اپنی جان لڑا دوں گا۔ اس وقت میں نے سمجھ لیا تھا کہ یہ کام میں نے ہی کرنا ہے اور یہی ایک چیز تھی جس نے انیس سال کی

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء

مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر سنہ ۱۹۶۱ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا

احباب جماعت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ حسب سابق امسال بھی مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ احباب جماعت ابھی سے عزم کر لیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اسکی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوں گے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

عمر میں ہی میرے دل کے اندر ایک ایسی آگ بھر دی کہ میں نے اپنی ساری زندگی دین کی خدمت پر لگا دی اور باقی تمام مقاصد کو چھوڑ کر صرف یہی ایک مقصد اپنے سامنے رکھ لیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جس کام کے لئے تشریف لائے تھے وہ اب میں نے پورا کرنا ہے۔ وہ عزم جو اس وقت میرے دل کے اندر پیدا ہوا تھا آج تک میں اس کو نت نئی چاشنی کے ساتھ اپنے اندر پاتا ہوں اور وہ عہد جو اس وقت میں نے آپ کی لاش کے سرہانے کھڑے ہو کر کیا تھا وہ خضر راہ بن کر مجھے ساتھ لئے جاتا ہے۔

میرا وہی عہد تھا

جس نے آج تک مجھے اس مضبوطی کے ساتھ اپنے ارادہ پر قائم رکھا کہ مخالفت کے سینکڑوں طوفان میرے خلاف اٹھے مگر وہ اس چٹان کے ساتھ ٹکرا کر اپنا ہی سر پھوڑ گئے جس پر خدا تعالیٰ نے مجھے کھڑا کیا تھا اور مخالفین کی ہر کوشش ہر منصوبہ اور ہر شرارت جو انہوں نے میرے خلاف کی وہ خود انہی کے آگے آ گئی۔ اور خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل کے ساتھ مجھے ہر موقعہ پر کامیابیوں کا منہ دکھایا۔ یہاں تک کہ وہی لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے وقت یہ کہتے تھے کہ آپ کی وفات بے وقت ہوئی ہے۔ آپ کے مشن کی کامیابیوں کو دیکھ کر انگشت بدنداں نظر آتے ہیں۔ پس

جو شخص یہ عہد کر لیتا ہے

اور سمجھ لیتا ہے کہ یہ کام میں نے ہی سرانجام دینا ہے۔ اس کے رستہ میں ہزاروں مشکلات پیدا ہوں ہزاروں روکیں واقع ہوں اور ہزاروں بند اس کے رستہ میں حائل ہوں۔ وہ ان سب کو عبور کرتا ہوا اس میدان میں جا پہنچتا ہے۔ جہاں کامیابی اس کے استقبال کے لئے کھڑی ہوتی ہے۔ پس ہماری جماعت کے ہر شخص کو یہ عہد کر لینا چاہئیے کہ دین کا کام میں نے ہی کرنا ہے۔ اس عہد کے بعد ان کے اندر بیداری پیدا ہو جائے گی اور ہر مشکل ان پر آسان ہوتی جائے گی اور ہر عسر ان کے لئے یُسر بن جائے گا۔ ان کو بے شک بعض تکالیف اور مصائب اور آلام سے بھی دوچار ہونا پڑے گا۔ مگر وہ اس میں بھی راحت محسوس کریں گے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے کہ دین کی تکمیل کے لئے صرف تم ہی میرے مخاطب ہو تمہارے صحابہؓ اس کام میں حصہ لیں یا نہ لیں

لیکن تم سے بہر حال ہم نے کام لینا ہے۔

(نساء آیت ۸۵)

یہی وجہ تھی

کہ آپؐ رات دن اسی کام میں لگے رہتے تھے اور آپؐ کی ہر حرکت اور آپؐ کا ہر سکون اور آپؐ کا ہر قول اور ہر فعل اس بات کے لئے وقف تھا کہ خدا تعالیٰ کے دین کو دنیا میں قائم کیا جائے اور آپؐ اس بات کو سمجھتے تھے کہ یہ اصل میں میرا ہی کام ہے کسی اور کا نہیں۔ جب آپؐ فوت ہوئے تو بہت سے نادان مسلمان مرتد ہو گئے۔ تاریخوں میں آتا ہے کہ صرف تین جگہیں ایسی رہ گئی تھیں جہاں مسجدوں میں باجماعت نماز ہوتی تھی۔ اسی طرح ملک کے اکثر لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تھا اور وہ کہتے تھے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد

کسی کا کیا حق ہے

کہ وہ ہم سے زکوٰۃ مانگے۔ جب یہ رو سارے عرب میں پھیل گئی اور حضرت ابوبکرؓ نے ایسے لوگوں پر سختی کرنی چاہی تو حضرت عمرؓ اور بعض اور صحابہؓ حضرت ابوبکرؓ کے پاس پہنچے اور انہوں نے عرض کیا کہ یہ وقت سخت نازک ہے اس وقت کی ذرا سی غفلت بہت بڑے نقصان کا موجب ہو سکتی ہے۔ اس لئے ہماری تجویز یہ ہے کہ ان تنے بڑے دشمن کا مقابلہ نہ کیا جائے اور جو زکوٰۃ نہیں دینا چاہتے ان کے ساتھ نرمی کا سلوک کیا جائے۔

حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا

کہ تم میں سے جو شخص ڈرتا ہو وہ جہاں چاہے چلا جائے خدا کی قسم اگر تم میں سے ایک شخص بھی میرا ساتھ نہ دے گا تو بھی میں اکیلا دشمن کا مقابلہ کرونگا۔ اور اگر دشمن مدینہ کے اندر گھس آئے اور میرے عزیزوں رشتہ داروں اور دوستوں کو قتل کر دے۔ اور عورتوں کی لاشیں مدینہ کی گلیوں میں کتے گھسیٹتے پھریں۔ تب بھی میں ان سے جنگ کروں گا۔ اور اس وقت تک نہیں رکونگا جب تک کہ یہ لوگ اونٹ کا گھٹنا باندھنے کی وہ رسی بھی جو پہلے زکوٰۃ میں دیا کرتے تھے۔ نہ دینے لگ جائیں۔ چنانچہ انہوں نے دشمن کی شرارت کا دلیری کے ساتھ مقابلہ کیا اور آخر کامیاب ہو گئے صرف اس لئے کہ وہ سمجھتے تھے کہ

یہ کام میں نے ہی کرنا ہے

اسی لئے انہوں نے مشورہ دینے والے صحابہؓ کو کہہ دیا کہ تم میں سے کوئی شخص میرا ساتھ دے یا نہ دے میں اکیلا دشمن کا مقابلہ کروں گا یہاں تک

کہ میری جان خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو جائے پس جس قوم کے اندر یہ عزم پیدا ہو جائے وہ ہر میدان میں جیت جاتی ہے اور دشمن کبھی اس کے سامنے ٹھہر نہیں سکتا۔ (باقی)

سچائی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :۔

"یہ خلق وہ ہے جس پر بہت سے اخلاق مبنی ہوتے ہیں۔ گویا بعض دفعہ یہ خلق ماں اور باپ کی حیثیت اختیار کر جاتا ہے۔ اور باقی اخلاق اس سے پیدا ہو کر بڑھنے شروع ہو جاتے ہیں۔ لیکن عجیب بات ہے کہ جس طرح موت سب سے یقینی چیز ہے۔ لیکن سب سے زیادہ لوگ اسے بھلاتے ہیں۔ اسی طرح باوجود ایک یقینی چیز ہونے کے لوگ سچائی کو بھول جاتے ہیں"

(خطبہ ۳/۱۲/۱۴ (قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

شکریہ احباب

(از مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب مل اونر ۔ لاہور)

میں اپنی بیماری کے علاج کے لئے انگلستان گیا تھا۔ جہاں میرا اپریشن کامیاب ہوا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور مخلص دوستوں کی دعاؤں سے میں ہر طرح خیریت سے واپس لاہور پہنچ گیا ہوں۔ جو دوست میرے لئے دعا فرماتے رہے ہیں۔ چونکہ میں ان کا علیحدہ علیحدہ بذریعہ خطوط شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ اس لئے بذریعہ اخبار الفضل سب دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مجھ کو شفاء بخشی ہے۔ (ملک عبد الرحمٰن مل روڈ لاہور)

سالانہ اجتماع انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کا سالانہ اجتماع خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت قریب ہے۔ اجتماع کے انتظامات کے لئے شوریٰ نے ہر رکن کیلئے ۷۵ پیسے چندہ لازمی قرار دیا ہوا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ شرح بہت ہی قلیل ہے اور اس کی آمد سے تمام خرچ پورا نہیں ہو سکتا۔ . . . تاہم اگر ہر مجلس یہ چندہ سو فیصدی پورا کر دے تو مرکز کو سہولت ہو جاتی ہے۔ مجلس انصار اللہ کے جملہ عہدیداران انتہائی کوشش فرمائیں کہ یہ چندہ اجتماع سے قبل مرکز میں ضرور پہنچ جائے جزاکم اللہ خیرا (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ہر رکن کو شمولیت کی تحریک کی جائے

انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع میں شوریٰ کے نمائندگان ہی نہیں دیگر اراکین بھی خدا کے فضل سے کثرت سے شریک ہوتے رہے ہیں۔ عہدیداران مجالس انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ ہر رکن کو مرکزی اجتماع میں شریک ہونے کی پر زور تحریک فرمائیں۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

دو کتابوں کی ضرورت

ہمیں مندرجہ ذیل دو کتب کے چند نسخوں کی فوری ضرورت ہے :۔

(۱) "الحجۃ البالغۃ" مصنفہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی۔

(۲) "ختم نبوت کی حقیقت" " " "

اگر کسی دوست کے پاس یہ کتابیں قابل فروخت ہوں تو خاکسار سے خط و کتابت کریں۔

(لائبریرین جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

دعائے نعم البدل

برادرم عبد الرحیم صاحب لاڈو مٹی کا فرزند عمر تقریباً چھ سال ایک دن بیمار رہ کر ۲۳ ستمبر کو فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا کرے اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

(میجر ڈاکٹر) منیر احمد خالد کیمبل پور

سال ۲۷ تحریک جدید کا آخری مہینہ اکتوبر ہے! (وکیل المال)

حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کے دو ایمان افروز خط

جماعت کے نوجوانوں کیلئے لمحۂ فکریہ

از چوہدری شبیر احمد صاحب بی۔ اے وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

مجاہدین تحریک جدید دفتر اوّل کی اکثریت نے اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی مقدس آواز پر لبیک کہتے ہوئے اکناف عالم میں اشاعت اسلام کے لئے ایسی قابل رشک قربانیاں پیش کی ہیں کہ ان میں سے جب کسی ہستی کی جدائی وقوع میں آتی ہے تو دل کو شدید ٹھیس لگتی ہے اور یکدم جماعت کی نئی پود کی طرف دھیان منتقل ہو جاتا ہے کہ آیا وہ اس خلا کو پُر کرنے کے لئے کوشاں ہے؟

حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ ایسی جلیل القدر ہستیوں میں سے تھے۔ جنہیں اشاعت اسلام کے عظیم الشان کام کے ساتھ خاص لگاؤ تھا۔ تحریک جدید کے معروف چندہ کے علاوہ بیرونی ممالک کی ہر مسجد کی تعمیر میں حصہ لینے کا خاص خیال آپ رضی اللہ عنہ کو دامنگیر رہتا تھا۔ خدمت دین کا یہی جذبہ آپ رضی اللہ عنہ کے اہل بیت میں بھی پایا جاتا ہے۔ جس پر دفتر ہذا کا ریکارڈ شاہد ہے آپ نے آخر دم تک اپنی ان قربانیوں کو جاری رکھا۔ اس اثناء میں ہجرت کا سانحہ بھی پیش آیا آپ پر بیماری کے حملے بھی ہوئے مالی نقصانات کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ مگر آپ نے اشاعت اسلام کے فکر کو تمام فکروں پر مقدم رکھا ذیل میں آپ کے ایک مکتوب گرامی محررہ مورخہ ۷ر اکتوبر ۱۹۵۹ء کی نقل پیش کی جاتی ہے جس میں آپ رضی اللہ عنہ نے دفتر ہذا کو ایک اہم امر کی طرف توجہ دلائی اور اس ضمن میں سب سے پہلے اپنا نیک نمونہ قائم فرمایا۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"میرا غالباً ۵۰۷/- روپے کا پچھلے سال وعدہ تھا۔ میں ہمیشہ اکتوبر میں ہی اپنا ادا کیا کرتا ہوں۔ اس سال بھی اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ادائیگی کی توفیق دے دی ہے۔ آئندہ سال کا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیماری کے پیش نظر ایک ہزار کا وعدہ کرتا ہوں۔ میرے نزدیک اس سال جماعت کو زیادہ قربانی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے تاکہ حضور کو تحریک جدید کے اخراجات کی طرف سے اطمینان حاصل رہے۔ اور بیماری کی حالت میں پریشانی نہ اٹھائیں۔ اور جماعت کی تبلیغی کوششوں سے مطمئن رہیں"۔

دفتر ہذا نے آپ کی اس قابل قدر تحریک کی اشاعت کی جس کے بفضلہ تعالیٰ بہت اچھے نتائج برآمد ہوئے۔ بعدہٗ دفتر ہذا نے متعدد بزرگوں کو اس سلسلہ میں مضامین لکھنے کی بھی درخواست کی۔ چنانچہ حضرت نواب صاحب کو بھی اس قسم کی درخواست بھجوائی گئی۔ جواباً جو مکتوب گرامی آپ نے تحریر فرمایا۔ اس کی نقل بھی ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔ اس سے بھی آپ رضی اللہ عنہ کے کئی اوصاف حمیدہ ظاہر ہوتے ہیں مثلاً انکساری۔ خوش خلقی۔ انفاق فی سبیل اللہ اور دعاؤں میں شغف خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا غیر معمولی احترام وغیرہ آپ نے تحریر فرمایا۔

"آپ کا محبت نامہ ملا مجھے تو مضمون نگاری سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت میاں بشیر احمد صاحب کو صحت و عمر دے وہ اس کام کے لئے زیادہ موزوں ہیں۔ پھر جماعت پر بھی ان کا کافی اثر ہے۔ میں تو بیماری کی وجہ سے کسی قابل نہیں رہا ہوں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جی رہا ہوں۔ میں نے حضرت بیگم صاحبہ (یعنی صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ) اور بچوں کا وعدہ چندہ بھی بذریعہ جماعت ماڈل ٹاؤن بھجوا دیا ہے۔ مسجد فرینکفورٹ کا ایک صد روپیہ بھی ادا کر دیا ہے۔ ابھی پچاس روپیہ میرے ذمہ باقی ہیں (آپ نے جرمنی کی ہر دو مساجد کے لئے ڈیڑھ ڈیڑھ سو روپیہ ادا فرما دیا ہے ناقل) آجکل کسی قسم کی مشکلات اور پریشانیوں میں گھرا ہوا ہوں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ان سب مشکلات سے نجات دے تو پھر انشاء اللہ مزید ثواب میں شامل ہونے کی کوشش کروں گا۔ وہ اس قدر رقم ہوگی کہ آپ خوش ہو جائیں گے۔ پس دعا کریں۔ نیت میں فرق نہیں۔ توفیق مل جائے تو پھر مزید خدمت کے لئے حاضر ہوں۔ پس دعا کریں اور بہت کریں اور کروائیں۔ جزاک اللہ۔ الحمد للہ کہ میری تحریک کامیاب رہی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ثواب کا موقعہ دیا۔"

اللہ اللہ ان دو خطوط ہی سے آپ کے کتنے اوصاف حمیدہ عیاں ہو رہے ہیں میرے نوجوان بھائی غور فرمائیں کہ ایسے عظیم الشان وجود کی جدائی سے جو جماعت میں ایک غیر معمولی خلا پیدا ہوا ہے کیا وہ ہماری آنکھوں کو کھولنے اور ہماری ذمہ داریوں کا احساس کرانے کے لئے کافی نہیں؟

الم یأن للذین اٰمنوا ان
تخشع قلوبھم لذکر
اللہ وما نزل من الحق
(الحدید ع ۲)

یعنی اب مومنوں کے لئے کیا اب تک وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر کے لئے اور اس کلام کے لئے جو حق (و حکمت) کے ساتھ اترا ہے جھکتے نہیں؟ (تفسیر صغیر)

پس میرے نوجوان بھائیوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر کی بلندی کی خاطر اپنے اندر ایک تغیر پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ وہ اپنے محبوب امام جو عرصہ سے صاحب فراش ہیں کے اس ولولہ انگیز خطاب کو پھر سنیں اور عملی قدم اٹھائیں۔ آپ نے فرمایا:۔

"وہ اپنے مقام اور فرض کو پہچانیں اور اپنے اندر ایسا تغیر پیدا کریں کہ ان کو پہلے لوگوں سے کم ایماندار قرار نہ دیا جائے۔ ان کی آگ پہلوں سے زیادہ جوش والی ہونی چاہیئے ان کے شعلے پہلوں سے زیادہ اونچے ہونے چاہئیں ان کی رفتار پہلوں سے زیادہ تیز ہونی چاہیئے"۔

پس حضرت نواب صاحب رضی اللہ عنہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کرتے ہوئے نوجوانوں کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اپنے محبوب امام کی توقعات کے مطابق اپنے رخصت ہونے والے بزرگوں کے خلاء کو پُر کرنے کی پوری پوری کوشش کریں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام جماعت کی نئی پود (مجاہدین دفتر دوم) کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں کیلئے تحریک

از مکرم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق پنجاب بہاولپور

گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں ہائی سکول ایک عرصہ سے چل رہا تھا۔ نتائج کے لحاظ سے خدا کے فضل سے اسے علاقہ بھر کے سکولوں میں امتیازی پوزیشن حاصل رہی جو اس کے مینیجر مکرم بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کی کوششوں کا نتیجہ تھا۔ اب یہ سکول کالج (ہائر سکنڈری سکول) میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اور اس میں داخلہ شروع ہو گیا ہے۔ یہ کالج ایک دورافتادہ علاقہ میں ہے جس میں بہت سی غریب احمدی جماعتیں ہیں۔ ان کی تعلیم اور تربیت کے لئے اس کالج کا ہونا نہایت ضروری ہے۔

یہ کالج ابتدائی حالت میں ہونے کی وجہ سے ابھی اپنا خرچ خود برداشت نہیں کر سکتا عمارت بھی نئی بنائی گئی ہے اور ابھی اس میں توسیع کی ضرورت ہے۔ ضلع سیالکوٹ کے چند ایک احباب نے کالج کی مالی امداد فرمائی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ لیکن یہ امداد کافی نہیں۔ وہاں کے دیگر دوستوں کی خدمت میں بھی گذارش کی جاتی ہے کہ وہ مدد کے لئے اپنا ہاتھ بڑھائیں۔ اسکے ذریعہ جو اس علاقہ میں تعلیم پھیلے گی۔ اور نوجوان جو ایک اچھے ماحول میں تربیت حاصل کریں گے۔ اس کے اجر میں ایسے مخیر احباب بھی بفضلہ تعالیٰ شریک ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے دوستوں کو سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

(خاکسار مرزا عبدالحق امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سابق پنجاب بہاولپور)

درخواست دعا

میری بچی امۃ المتین بعارضہ بخار بیمار ہے گذشتہ نو روز سے بخار نہیں اترا ٹمپریچر ۱۰۳ اور ۱۰۴ تک ہو جاتا ہے۔ نیز بچی کی والدہ بھی بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ دونوں کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(عنایت اللہ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

حضرت نواب محمد عبداللہ خانصاحب کی وفات پر

تعزیتی قراردادیں

حضرت نواب محمد عبداللہ خانصاحب کی وفات پر پاکستان اور بیرون پاکستان سے کثرت کے ساتھ تعزیتی قراردادیں موصول ہو رہی ہیں۔ جن میں احمدی جماعتوں اور مختلف اداروں نے حضرت نواب صاحب مرحوم کے اوصاف حسنہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ کی بلندئ درجات کے لئے دعا کی ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور خاندان کے دیگر تمام افراد سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا ہے۔

چونکہ تمام قراردادیں بوجہ عدم گنجائش شائع نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے ذیل میں صرف ان جماعتوں اور اداروں کے نام درج کر دئیے جاتے ہیں۔ جنہوں نے تعزیتی قراردادیں بھجوائی ہیں:۔

طلباء و اساتذہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ۔ جماعت احمدیہ سیالکوٹ۔ جماعت احمدیہ لکھنؤ۔ لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ۔ جماعت احمدیہ شیموگہ (میسور انڈیا) جماعت احمدیہ چٹا گانگ (مشرقی پاکستان) جماعت احمدیہ گیمبیا (مغربی افریقہ) لجنہ اماء اللہ قادیان۔ جماعت احمدیہ مری۔ جماعت احمدیہ ننکانہ۔ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ۔ جماعت احمدیہ مظفر آباد (آزاد کشمیر) تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں۔ جماعت احمدیہ و لجنہ اماء اللہ قصور۔ لجنہ گوجرخان۔ جماعت مظفر گڑھ۔ وشنی ہنی ماتز (انڈیا) بیر پور خاص۔ خدام الاحمدیہ جہلم۔ جماعت کانوی سرحد مرد نوشہرہ۔ جماعت ... ضلع مظفر گڑھ۔ بیرپور (آزاد کشمیر) لجنہ اماء اللہ حلقہ مسجد احمدیہ کوئٹہ۔ چک ۲۵ جنوبی سرگودھا ننکانہ صاحب۔ خدام الاحمدیہ نزگڑی۔ ستور کوٹ۔ صدر گوگیرہ۔ چک نمبر ۶ آر ضلع لائلپور۔ جماعت و لجنہ کوٹ سلطان۔ خدام الاحمدیہ سانگھر تار گیرانوالہ۔ چک ۵۶۵ تحصیل جڑانوالہ۔ اور حمہ۔ خدام الاحمدیہ گنج مغلپورہ۔ گھٹیالیاں۔ حسن باڑہ۔ دوالمیال۔ لجنہ اماء اللہ چک چھٹہ ٹھیا نوالہ نمبر ۱۹۴ تحصیل جڑانوالہ۔ کھوکھر غربی۔ جماعت احمدیہ حافظ آباد۔ انصار اللہ شہر چک نمبر ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر۔

اشاعتِ اسلام اور وقفِ جدید

"خدا کا نور جس قوم میں ظاہر ہوتا ہے اس کی ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں۔ اور اس قوم کا فرض ہو جاتا ہے کہ وہ دوسرے سب لوگوں کو اس نور سے منور کرے اور جب تک ساری دنیا پر اسلام کا غلبہ نہ ہو جائے اس کو چین نہیں آنا چاہیئے۔"

(الفضل ۶۱/۹/۲۳)

وقفِ جدید کا یہی پروگرام ہے۔ احباب ہم سے پورا پورا تعاون فرمائیں اور خدمت دین کے لئے ہماری اعانت فرمائیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔ (ناظم مال وقفِ جدید)

خدام اور چندہ سالانہ اجتماع

سالانہ اجتماع قریب آگیا ہے۔ کیا آپ نے چندہ سالانہ اجتماع ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو ادائیگی کی فکر کریں تا بقایا دار شمار نہ ہوں۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تصحیح: الفضل کے پرچہ نمبر ۲۲۲ مورخہ ۲۶ ستمبر ۶۱ء صفحہ ۷ پر جو وصیت نمبر ۶۲۹۷ شائع ہوئی ہے اس میں موصی کی ولدیت غلط شائع ہو گئی ہے صحیح ولدیت یہ ہے "ملک محمود احمد ولد ملک علی قدر صاحب" (سیکرٹری مجلس کارپرداز)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے والد بزرگوار سید محمد اقبال حسین صاحب بی اے بی ٹی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر تقریباً ایک ماہ سے پیشاب کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔ (منصور احمد بشیر دارالرحمت وسطی ربوہ)

(۲) میں چار سال سے اختلاج قلب کا مریض ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کامل عطا کرے۔ آمین (محمد بشیر ڈسپنسر انچارج سول ڈسپنسری پڑانی تحصیل و ضلع میرپور آزاد کشمیر)

(۳) خاکسار دو محکمانہ امتحانات میں شامل ہو رہا ہے۔ بزرگان دین میری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (شفقت محمود لودھی کرشن نگر۔ لاہور)

صدر انجمن احمدیہ کے اعلانات

ضروری اطلاعات

۱۔ داخلہ کیڈٹ کالج حسن ابدال: داخلہ اپریل ۶۲ء آٹھویں جماعت میں۔ برائے انتخاب تحریری امتحان انگریزی۔ ریاضی و اردو جنوری ۶۲ء کے پہلے ہفتہ میں۔ انٹرویو اور میڈیکل ذہانت ٹسٹ فروری ۶۳ء کے پہلے ہفتہ میں
شرائط: ۶۲/۴/۱ کو عمر ۱۲ تا ۱۳۔ ساتویں جماعت یا فورتھ سٹینڈرڈ پاس ۶۲/۳/۳۱ تک
درخواستیں ۶۱/۱۱/۳۰ تک مجوزہ فارم ایک روپیہ کا منی آرڈر بھیج کر (پ۔ٹ ۶۱/۱۰/۱)

۲۔ سرکاری وظائف برائے اولاد و متوسلین فورتھ کلاس ملازمین مرکزی حکومت: درخواستیں بمعہ ضروری کوائف ۶۱/۱۰/۳۱ تک بنام سیکرٹری سکالرشپ بورڈ منسٹری آف ایجوکیشن پاکستان گورنمنٹ کراچی۔ (پ۔ٹ ۶۱/۱۰/۱)

۳۔ باوظیفہ آرکیالوجیکل سکالرس ٹریننگ سکیم: یک سالہ کورس۔ وظیفہ ۵۰/- ماہوار
شرائط: سیکنڈ کلاس ایم۔اے (جنرل ہسٹری، جغرافیہ۔ عربی، سنسکرت۔ فارسی) عمر ۲۱ تا ۳۰۔ بلا ٹریننگ ۵ سالہ ملازمت لازم
درخواستیں ۶۱/۱۰/۱۰ تک بنام ڈائریکٹر آف آرکیالوجی بلاک ۶۶ پاکستان سیکرٹریٹ کراچی کوائف مطلوبہ برائے تکمیل درخواست دفتر موصوف سے (پ۔ٹ ۶۱/۱۰/۱)

۴۔ شیڈولڈ کاسٹ انٹرنل سکالرشپس ۶۲-۱۹۶۱ء: شرائط: طلبہ و طالبات سکنڈری سکولز۔ کالجز۔ یونیورسٹیز۔ ٹیکنیکل ووکیشنل و پروفیشنل ادارہ جات۔
درخواستیں بمعہ ضروری کوائف معرفت افسر ادارہ ۶۱/۱۰/۳۱ تک بنام سیکرٹری پاکستان بدھسٹ سکالرشپ بورڈ۔ گورنمنٹ آف پاکستان۔ منسٹری آف ایجوکیشن اینڈ سائینٹفک ریسرچ کراچی۔ (پ۔ٹ ۶۱/۱۰/۱)

۵۔ جرنی مین فٹر و جرنی مین ڈیزل پی ڈبلیو ریلوے: دس آسامیاں۔ سکیل ۱۰۰-۱۵۰ - گرانی الاؤنس علاوہ
شرائط: ٹیکنیکل ٹریننڈ۔ عمر ۶۱/۱۰/۲۳ کو ۱۸ تا ۳۰
درخواستیں مجوزہ فارم قیمتی ایک روپیہ میں ۶۱/۱۰/۲۳ تک بنام ڈپٹی جنرل (پرسانل) پی ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹرس آف لاہور

۶۔ وظائف برائے بچگان ملازمین مرکزی حکومت (کلاس ٹو نان گزیٹڈ و کلاس تھری): شرائط: تنخواہ ۵۰۰/- تک۔ برائے تعلیم سائنس ٹیکنالوجی پوسٹ میٹرک لیول پر۔ لڑکیوں کے لئے بصورت آرٹس مضامین بھی۔ درخواستیں بمعہ ضروری کوائف معرفت افسر ادارہ ۶۱/۱۰/۳۱ تک بنام سیکرٹری سکالرشپ بورڈ منسٹری آف ایجوکیشن گورنمنٹ پاکستان کراچی۔

۷۔ شیڈولڈ کاسٹ انٹرنل سکالرشپس ۶۲-۱۹۶۱ء: شرائط: طلبہ و طالبات سکنڈری سکولز۔ کالجز۔ یونیورسٹیز۔ ٹیکنیکل ووکیشنل و پروفیشنل ادارہ جات۔
درخواستیں معرفت افسر ادارہ ۶۱/۱۰/۳۰ تک بنام سیکرٹری شیڈولڈ کاسٹ سکالرشپ بورڈ۔ منسٹری آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ۔ گورنمنٹ آف پاکستان کراچی (پ۔ٹ ۶۱/۱۰/۱ و ۶۱/۱۰/۲)

۸۔ داخلہ دی انسٹی ٹیوٹ آف انجینیرس وارسک سینٹر: پشاور میں کوچنگ کلاسز برائے سیکشنز اے و بی ایسوسی ایٹ ممبرشپ ایگزیمینیشن آف دی انسٹی ٹیوٹ آف انجینیرس (پاکستان) اخراجات کوچنگ بذمہ امیدواران امیدواران اپنے مضامین سے آنریری سیکرٹری وارسک سینٹر کو مطلع کریں۔ (پ۔ٹ ۶۱/۱۰/۲)

۹۔ امریکن فیلڈ سروس انٹرنیشنل سکالرشپس ۶۳-۱۹۶۲ء: امیدواران بڑے سائز کے لفافے جن پر ایک روپیہ ۷۵ پیسے کے ٹکٹ ڈاک چسپاں ہوں ارسال کر کے مجوزہ فارم درخواست طلب کریں۔ درخواستیں ۶۱/۱۰/۲۰ تک بنام سیکشن آفیسر منسٹری آف ایجوکیشن اینڈ سائنٹیفک ریسرچ کراچی۔ (پ۔ٹ ۶۱/۱۰/۲)

۱۰۔ ٹورسٹ گائیڈس: لائسنسڈ ٹورسٹ گائیڈز ٹریننگ کورس دو ہفتہ کراچی لاہور ڈھاکہ منظور شدہ شرح پر معاوضہ بذمہ ٹورسٹ
شرائط: ذاتی وجاہت۔ انگریزی گفتگو کی مہارت۔ دلچسپ پیرایہ میں تشریح کی قابلیت
درخواستیں ۶۱/۱۰/۲۰ تک بنام اسسٹنٹ ڈائریکٹر ٹورزم سینٹرل ہوٹل بلڈنگ۔ فرسٹ فلور کلب روڈ کراچی۔ (پ۔ٹ ۶۱/۱۰/۲)

(ناظر تعلیم)

یہ ستارے آپ کی خوش بختی کے ضامن ہیں
پوسٹل لائف انشورنس
بال بچوں کی حفاظت کا ذریعہ
ڈاکخانے کا سیونگ بنک
وقت پر کام آنے والا
سیونگ سرٹیفکیٹ
بہتر مستقبل کا وسیلہ
خوش آئند مستقبل کا انحصار کفایت شعاری کی عادت پر ہے۔ آپ کچھ نہ کچھ رقم پس انداز کرتے رہیں تو آڑے وقت میں یہی آپ کے کام آئے گی اور اگر آپ اس رقم کو چھوٹی بچت کی مدوں میں لگائیں تو نہ صرف آپ کی جمع پونجی بالکل محفوظ رہے گی بلکہ اس پر آپ کو منافع بھی خوب ہوگا۔
سیونگ سرٹیفکیٹ
دس سالہ نیشنل ڈویلپمنٹ سیونگز سرٹیفکیٹ سرمایہ لگانے کا سب سے زیادہ نفع بخش ذریعہ ہے۔ اس سے ۶ فیصدی منافع حاصل ہوتا ہے اور اس پر انکم ٹیکس معاف ہے۔
ڈاک خانے کا بچت کھاتہ
پوسٹ آفس سیونگ بنک میں آپ صرف دو روپے سے حساب کھول سکتے ہیں۔ ڈاکخانے میں روپیہ جمع کرتے رہیئے اس پر آپ کو ۲½ سے ۳ فیصدی تک منافع ملتا ہے۔
پوسٹل لائف انشورنس
آپ کے اہل و عیال کا مستقبل آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اُن کے تحفظ کے لئے ڈاک خانے کی بیمہ پالیسی خرید لیجئے۔
بچت آپ کے لئے بھی مفید ہے اور آپ کے ملک کے لئے بھی۔ کیونکہ حکومت ان رقموں کو قومی ترقی اور خوشحالی کے کاموں میں لگاتی ہے۔
PASS BOOK
آج کی کفایت کل کی خوشحالی کا باعث ہوگی
KHAIRI
DFP

ممبر ملکوں کے تنازعات دور کرانے کی مؤثر کوششیں کی جائیں

ترکِ اسلحہ کے سمجھوتے کو فوقیت دینی ضروری ہے۔ جنرل اسمبلی میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی تقریر

اقوام متحدہ (نیویارک ۵ اکتوبر) اقوامِ متحدہ میں پاکستان کے مندوب چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے کل جنرل اسمبلی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اقوام متحدہ کے رکن ممالک کی نئی درجہ بندیوں کے سخت خلاف ہے۔ آپ نے کہا کہ جنرل اسمبلی ایٹمی تجربات ختم کرنے کے معاملہ کو ترجیح دے کیونکہ ان ایٹمی تجربات سے نہ صرف انسانی صحت اور بہبود کو بلکہ کرہ ارض پر بنی نوع کی بقا کو بھی خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

آپ نے امید ظاہر کی کہ ترک اسلحہ کے سلسلہ میں کوئی سمجھوتہ کرنے کے لئے نئے سرے سے مذاکرات شروع کئے جائیں گے۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے مختلف ممالک کے درمیان بڑے تنازعات اور اختلافات کو دور کرنے پر زور دیا۔ آپ نے کہا کہ باہمی اعتماد کے ذریعے بڑے مسائل اور اختلافات حل ہو سکتے ہیں۔ پاکستانی مندوب نے کہا کہ تمام رکن ممالک کو اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق اپنی پالیسیاں وضع کر کے اپنے اخلاقی اثر کو مضبوط بنانا چاہیئے۔ کینیڈا کے وزیر خارجہ مسٹر گرین نے جنرل اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے یہ تجویز پیش کی کہ برلن کا نظم و نسق اقوام متحدہ کے تحت کر دیا جائے۔ آپ نے بتایا کہ روس کے حالیہ ایٹمی تجربات سے ٹورونٹو کی فضا میں تابکاری میں ایک ہزار گنا اضافہ ہو گیا ہے۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے اپنی تقریر میں کہا کہ برلن کے مسئلہ کے سلسلے میں پہلی ضروری بات یہ ہے کہ موجودہ معاہدوں پر سختی سے عمل کیا جائے لیکن متعلقہ فریقوں کو یہ تسلیم کر لینا چاہیئے کہ دنیا میں کسی ساکن پوزیشن کو قائم رکھنے پر اصرار سے ترقی رک جاتی ہے۔ اور یہ اصرار باہمی آویزش اور تصادم کا ایک ذریعہ بن جاتا ہے جہاں کہیں نئے عوامل وجود میں آئے ہوں انہیں تسلیم کیا جانا چاہیئے اور اس کے لئے بہتر طریقہ کار ایک دوسرے کو دھمکیاں دینے کے بجائے مذاکرات ہیں اس بات کا نئے سرے سے جائزہ لینا ضروری ہے اور اس جائزہ کے نتیجہ میں مسائل کو حل کرنے کے سلسلہ میں جو نئی کوششیں کی جائیں گی وہ مفید ثابت ہوں گی۔ لیکن اس بات کو تسلیم کرنا چاہیئے کہ جو کچھ بھی تبدیلی ہو وہ باہمی رضامندی اور سمجھوتے کے ذ کی جائے۔

پاکستانی مندوب نے جنرل اسمبلی پر زور دیا کہ وہ بحث کے دوران ایٹمی تجربات ختم کرنے کی تجویز کو ترجیح دے آپ نے کہا ایٹمی تجربات انسانی صحت اور بہبود اور کرۂ ارض پر بنی نوع انسان کی بقا کیلئے خطرہ ہیں۔ چوہدری ظفر اللہ خاں نے ترک اسلحہ کے بارے میں صدر کینیڈی کی ان تجاویز کا خیر مقدم کیا جو آپ نے گزشتہ ہفتے جنرل اسمبلی میں پیش کی تھیں آپ نے ترک اسلحہ کے بارے دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کے گزشتہ سترہ مارچ کے بیان کی جانب بھی توجہ مبذول کرائی آپ نے کہا پاکستان کو اس امر کی توقع ہے کہ ترک اسلحہ کے بارے میں کسی سمجھوتہ کے لئے مذاکرات شروع کرنے کے بارے میں نئے سرے سے اقدام کیا جا سکتا ہے دونوں فریقوں کو باہمی مفاہمت اور ایک دوسرے کی ضروریات کی تکمیل اور ایک دوسرے کے اندیشے دور کرنے کے لئے خلوص دل سے کوشش کرنی چاہیئے۔ بالفاظ دیگر ہر فریق صرف اپنی پوزیشن کے تحفظ کی کوشش نہ کرے۔ چوہدری ظفر اللہ نے کہا کہ نہ صرف بڑی طاقتوں میں بلکہ دوسرے ملکوں کے درمیان بھی خواہ وہ اقوام متحدہ کے رکن ہوں یا نہ ہوں بڑے تنازعات حل کرنے کی کوشش کو تیز تر کر دینا چاہیئے۔

آپ نے کہا کہ ہر اختلاف کے حل سے خواہ وہ اختلاف بڑا ہو یا چھوٹا فریقین اور اداروں میں اعتماد میں اضافہ ہوگا۔ اور اس سے دیگر مسائل کے تصفیہ کے سلسلے میں بھی سہولتیں پیدا ہوں گی۔ باہمی اعتماد اور بھروسے کا فقدان ایک بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ جسے ہمیں دور کرنا ہے۔ بھروسے اور اعتماد کی بحالی ایک اہم ترین عنصر واحد ہے جو بڑے مسائل کے تصفیہ اور بڑے اختلاف کو حل کرنے میں مدد دے سکتا ہے اس سلسلے میں پہلی ضروری بات یہ ہے کہ اقوام متحدہ اور اس کے رکن ممالک اس بات کا خیال رکھیں کہ اگر سمجھوتہ کا ایک فریق اپنی ذمہ داری پوری کرنے کو تیار ہے تو دوسرا فریق اس سلسلہ میں پیچھے نہ رہے چوہدری ظفر اللہ خاں نے مزید کہا کہ اقوام متحدہ اور اس کے رکن ممالک کو اپنی پالیسیوں کو اقوام متحدہ اور اس کے رکن ممالک کو اپنی پالیسیوں کو اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق بنا کر اور ان اصولوں پر عمل کر کے اپنا اخلاقی اثر مضبوط بنانا چاہیئے۔ تحفظ اس وقت حاصل ہوگا جب کہ ہمارے الفاظ نہ صرف نجی تعلقات میں بلکہ عوامی امور اور بین الاقوامی معاملات میں ایک اقرار نامہ بن جائیں۔

۴ یہ ایک ایسا پہلو ہے جس کی جانب مناسب توجہ نہیں دی جا رہی ہے۔ چوہدری ظفر اللہ خان نے اقوام متحدہ کے رکن ممالک کی علاقائی یا جغرافیائی یا حفاظتی کونسل کے مستقل یا غیر مستقل ارکان کے سوا کسی اور قسم کی درجہ بندی کی مخالفت کی۔ آپ نے کہا حکومت پاکستان اقوام متحدہ کے منشور کے سوا کسی اور درجہ بندی کی سخت مخالف ہے اور اسے اس بارے میں تشویش ہے ہم اس بات کو واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ہم نہ اس قسم کی کسی درجہ بندی کو تسلیم کریں گے اور نہ ہی اس کی حمایت کریں گے۔ اور ہمیں امید ہے کہ جہاں تک اقوام متحدہ کے منشور کا تعلق ہے اسی قسم کا امتیاز (خواہ وہ کسی بھی مقصد کیلئے کیوں نہ ہو) پیدا کرنے یا تسلیم کرنے کی کوشش نہیں کی جائے گی۔

لیڈر (بقیہ ۲)

اوراد پر جو حالت ایک دوست کے مراسلہ میں بیان کی گئی ہے وہ بھی اسی ذہنی قوت کے غلط استعمال کا نتیجہ ہے۔ ورنہ صحیح عبادات الٰہیہ کبھی ایسے خطرناک نتائج پیدا نہیں کر سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سے منع فرمایا ہے۔

اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ خلوت میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی متواتر کرنی خاص وقت روزانہ کرنی۔ درود شریف کا ورد کرنا ٹھیک نہیں۔ یہ سب دعائیں ہیں اور ان میں ہمارا مطمح نظر صرف باری تعالیٰ کا وجود ہوتا ہے جو دعا قبول کرتا ہے اس لئے ایسے اوراد سے انسان گمراہ نہیں ہو سکتا مگر جب ہم قبر وغیرہ میں زندہ دفن ہونے کا تصور جماتے ہیں اور اس کی مشق کرتے ہیں تو در اصل ہم ما سوا اللہ کا تصور جماتے ہیں اور مسمریزی قوت کی وجہ سے ہمارے ذہنوں میں اس حالت کا نقش محکم ہو جاتا ہے جس کو ذہن سے صاف کرنا مشکل ہوتا ہے اور جو خوفناک بن کر ہمارے شعور پر حاوی ہو جاتا ہے۔ ان صاحب نے قوت ذہنی کے غلط استعمال سے اپنا ہوا خود پیدا کر لیا ہے اور اب خود ہی اس سے نالاں ہیں۔ اس کا علاج اب یہی ہو سکتا ہے کہ اسلامی طریق سے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو جائیں۔ انشاء اللہ چند ہی دنوں میں عارضی تصورات مستقل حقیقی عبادت کے اثر سے خود بخود زائل ہونے لگیں گے اور آخر بالکل ذہن سے دھوئے جائیں گے۔

کا تصور جما سکتے ہیں۔ اسی طرح اس قوت کے ذریعہ ہمارے کاموں میں استقامت پیدا ہوتی ہے اور ہم عزم بالجزم کا مرتبہ حاصل کرتے ہیں اس لئے یہ قوت بے فائدہ نہیں ہے مگر اس سے شعبدہ بازی کا کام لینا جائز نہیں ہے۔ البتہ آج کل اس قوت سے بعض امراض کا علاج کرنے میں مدد لی جاتی ہے۔ اگرچہ ابھی تک اس کی افادیت کا صحیح تعین نہیں ہو سکا تاہم بہت سے ڈاکٹر یقین رکھتے ہیں کہ اس کے ذریعہ علاج میں مدد ملتی ہے۔

ہمارا یقین ہے کہ اس قسم کے وظائف اور چلہ کشیوں سے جو نتائج پیدا ہوتے ہیں وہ اسی قوتِ ذہن کے غلط استعمال سے ہوتی ہیں اور بت پرستی بھی اسی قوت کے غلط استعمال سے معرض وجود میں آتی ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴